بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم دین اور پیر صاحب کے ہاتھ پاؤں چومنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا امام وخطیب، علماء ومشائخ اور پیر صاحبان کے ہاتھ اور پاؤں چومنا درست ہے؟ اس حوالے سے تفصیلی رہنمائی فرمائیں۔

جواب

علماء ومشائخ اہل سنت اور با عمل و باشرع امام وخطیب اور پیر صاحبان کے ہاتھ اور پاؤں چومنا شرعاً جائز ہے، بلکہ اچھی و محمود نیت سے یہ مستحب ومندوب اور مسنون و محبوب عمل ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے نبی پاک علیہ السلام کے مبارک ہاتھ اور پاؤں چومنا ثابت ہے، اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا باہم کسی کے ہاتھ چومنا، تابعین کرام کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہاتھ چومنا ثابت ہے اور آج تک دنیا بھر میں مشائخ وعلماء کے ہاتھ چومنا مسلمانوں میں رائج ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نبی کریم علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں، چومنے کے حوالے سے الادب المفرد للبخاری، سنن ابی داود، مشکاۃ المصابیح، شعب الایمان، السنن الکبری للبیہقی میں حدیث پاک ہے کہ حضرت زارع بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وفد عبد القیس رضی اللہ عنہم بارگارہ رسالت مآب، حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا، اور ان کی نگاہیں دور سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے جمال جہاں آراء پر پڑیں تو وہ بے تاب ہو کر اپنی اپنی سواریوں سے جلدی جلدی اترے اور دوڑ کر بارگاہ رسالت میں پہنچے اور پھر کیا عمل کیا چنانچہ سنن ابی داود میں ہے: فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رجلہ" ترجمہ: پھر ہم سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کے ہاتھ اور پاؤں چومنے لگے۔ (سنن ابی داوَد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل ا لخ، جلد 7، صفحہ 512، دار الرسالۃ العالمیۃ)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیتیں اس کے متعلق سنن ابو داوَد میں ہے: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "وكان إذا دخل عليها قامت إليه، فأخذت بيده فقبلته، وأجلسته في مجلسها" ترجمہ: اور جب حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو وہ آپ علیہ السلام کے لئے کھڑی ہو جاتیں آپ کا ہاتھ پکڑتیں، اسے بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی جگہ بٹھا لیتیں۔" (سنن اَبی داود، باب ما جاء فی القیام، جلد 4، صفحہ 355، المکتبۃ العصریۃ، صیدا- بیروت)

سنن ابن ماجہ، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہم کتب حدیث میں ہے: ”عن ابن عمر، قال: قبلنا يد النبي صلى الله عليه و سلم۔“ ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ (سنن ابن ماجہ، بباب الرجل یقبل ید الرجل، جلد 02، صفحہ 1221، : دار احیاء الکتب العربیۃ)

احیاء علوم الدین میں ہے: ”قبل ابو عبيده بن الجراح رضى الله عنه يد على كرم الله وجهه لما ان لقيه بالشام فلم ينكر عليه“ ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا جب ملک شام میں ان سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الحلال والحرام، جلد 2، صفحہ 144، دار المعرفۃ، بیروت)

حضرت علامہ ابو المعالی برہان الدین محمود بن احمد بخاری حنفی (سال وفات: 616ھ) تحریر فرماتے ہیں: ”أن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما أخذ بركاب زيد بن ثابت رضي الله عنه، فقال زيد: مهلاً يا ابن عم رسول الله، فقال عبد الله: هكذا كنا نصنع بعلمائنا من أكابر أصحاب رسول الله، فلما استوى زيد بن ثابت على بغلته، فقال لابن عباس: ناولني يدك فناوله، فقبل زيد يده، وقال: هكذا نصنع بأهل بيت رسول الله عليه السلام، فهذا يدلك على أنه لا بأس بتقبيل يد غيره لعلمه أو شرفه، وقد حكي عن سفيان أنه سمى تقبيل يد العالم، والسلطان العادل سنة“ ترجمہ: ایک موقع پر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سواری کے جانور کی رکاب تھامی، تو حضرت سیّدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے چچا زاد بھائی! اسے چھوڑ دیں۔ “حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''ہمیں رسول اکرم صلی علیہ وسلم کے اکابر اصحاب میں سے علماء کے ساتھ اسی طرح پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے۔'' پھر جب سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے خچر پر سوار ہو گئے تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اپنا ہاتھ مجھے عطا فرمائیں!!! انہوں نے ہاتھ بڑھایا تو حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور کہا: ''ہمیں اپنے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے اہل بیت سے اسی طرح پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ واقعہ تیرے لیے دلیل ہے کہ اپنے علاوہ کسی کے ہاتھ کو اس کے علم و شرف کے سبب چومنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے عالم اور عادل بادشاہ کے ہاتھ کے بوسہ کو سنت قرار دیا ہے۔ (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، جلد 5، صفحہ 396، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(ولا بأس بتقبيل يد) الرجل (العالم) والمتورع على سبيل التبرك درر ونقل المصنف عن الجامع أنه لا بأس بتقبيل يد الحاكم والمتدين (السلطان العادل) وقيل سنة مجتبى“ ترجمہ: کسی عالم اور پارسا شخص کے بطور تبرک ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درر)۔ مصنف نے الجامع سے نقل فرمایا: کہ دیندار حاکم اور عادل بادشاہ کے ہاتھوں کو بھی بوسہ

دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ سنت ہے، (مجتبیٰ)۔ (حاشیۃ ابن عابدین، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، جلد6، صفحہ383، دار الفکر-بیروت)

کسی عالم یا بزرگ کا ہاتھ چومنے سے متعلق شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن تحریر فرماتے ہیں: "ہاں جائز ہے، بلکہ مستحب ومندوب ومسنون ومحبوب ہے، جبکہ بہ نیت صالحہ محمودہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ330، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: قدم بوسی جائز بلکہ مسنون ہے تو اسکے لئے جھکنا بھی مباح بلکہ سنت ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ550، رضا فاونڈیشن لاہور)

شہزادہ اعلی حضرت، مفتی اعظم ہند الشاہ مصطفی رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "قدم بوسیِ علما واولیا، جائز ہے اور بزرگوں کی معمول، بلکہ سنت ہے۔ جو پیر قدم بوسی کے لائق ہو، اس کی قدم بوسی میں حرج نہیں۔" (فتاوی مفتی اعظم، جلد5، صفحہ205، شبیر برادرز، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی دونوں آنکھوں کے درمیان کو بوسہ دیا۔۔۔۔ اور صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے بھی بوسہ دینا ثابت ہے۔۔۔۔ عالمِ دین اور بادشاہ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے، بلکہ اس کے قدم چومنا بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر کسی نے عالمِ دین سے یہ خواہش کی کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجیے کہ میں بوسہ دوں تو اس کے کہنے کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کے لیے اس کی طرف بڑھا سکتا ہے۔ (بہار شریعت، جلد3، صفحہ472، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-0244

تاریخ اجراء: 02جمادی الاخری 1443ھ/06جنوری 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net